امیر معاویہ نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دے کر شہید کیا۔ (معاذاللہ)

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج
محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ
بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ
بلال گنج لاہور

طعن نمبر (۴)

امیر معاویہ نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دے کر شہید کیا۔

اہل تشیع کی کتب "ناسخ التواریخ اور مروج الذہب وغیرہ" میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر مندرجہ ذیل طعن کیا گیا۔ "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب اپنے بیٹے یزید کو تختِ خلافت پر بٹھانے کا سوچا۔ تو خیال آیا کہ میرے بیٹے کی تخت نشینی اس وقت تک قابلِ اطمینان نہ ہوگی۔ جب تک ایک اہم رکاوٹ ختم نہ کی جائے۔ وہ رکاوٹ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شخصیت تھی۔ لہذا امیر معاویہ نے امام حسن کو راستہ سے ہٹانے کے لیے ان کی بیوی "جعدہ بنت اشعث" سے رابطہ قائم کر کے اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ

marfat.com
Marfat.com

اگر تو اپنے خاوند (حسن) کو زہر دے کر مار ڈالے۔ تو اس کے عوض میں ایک لاکھ درہم بطور انعام ملیں گے۔ اور مزید یہ کہ یزید کے ساتھ تیرا عقد بھی کر دیا جائے گا۔ چنانچہ جعدہ نے اپنے خاوند جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔"

(مروج الذہب للمسعودی جلد دوم ص ۴۲۷
ذکر خلافت الحسن بن علی مطبوعہ
بیروت طبع جدید)

جواب اوّل

فریقین کی قدیم کتبِ تاریخ میں "زہر کے قصہ" کا نام تک نہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے ایک سازش کے تحت امام حسن رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی کے ذریعہ زہر دلوایا۔ اور اس طرح یزید کی ولیعہدی کا راستہ ہموار کیا۔ اس الزام اور طعن کا کتب قدیمہ میں نام و نشان تک نہیں ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں فریقین کی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا۔ لیکن اس سلسلہ میں "زہر کے قصہ" کا کہیں وجود نہ پایا۔

قدیم تاریخ نویسوں کی کتب میں امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ "عام بیماری" مذکور ہے۔ اہل تشیع کی کتاب کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

الاخبار الطوال:۔

اَنَّ الحسن اشتکی بالمدینۃ فثقل وکان اخوہ محمد ابن الحنفیۃ فی ضیعۃ لہ فارسل الیہ فوافی فدخل علیہ فجلس عن یسارہ والحسین عن یمینہ ففتح الحسن عینہ فراھما فقال للحسین یا اخی اوصیک بمحمد اخیک خیرا فانہ جلدۃ ما بین العینین ثم قال یا محمد وانا اوصیک بالحسین کالعہ ووازرہ۔

(الاخبار الطوال تصنیف احمد بن داؤد دینوری
ص ۲۲۱۔ ذکر موت الحسن بن علی
مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:۔

امام حسن رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں بیمار ہوئے۔ اور بیماری طول پکڑ گئی۔ تو انہوں نے اپنے بھائی محمد بن الحنفیہ کو بلایا۔ جو اس وقت اپنے علاقہ میں گئے ہوئے تھے۔ جب یہ آگئے۔ تو امام حسن کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ دائیں طرف امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھول کر ان دونوں بھائیوں کو دیکھا۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے بھائی! میں تمہیں اپنے بھائی محمد بن الحنفیہ کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ دونوں آنکھوں کی درمیانی جگہ کی طرح عزیز ہے۔ پھر فرمایا۔ اے محمد بن الحنفیہ! میں تجھے حسین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ اسے اپنی حفاظت میں رکھنا۔ اور اس کا

marfat.com
Marfat.com

سہارا بنا۔

جواب دوم

جن کتب تاریخ میں "زہر دینے کا واقعہ" ہے۔ وہ مستند اور قابل وثوق نہیں

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کو جن کتب میں زہر کھلانے کی وجہ سے واقع ہونا بتایا گیا ہے۔ ان کتب میں الفاظ ایسے استعمال کیے گئے۔ جن پر وثوق اور یقین نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ لفظ "ذُکِرَ" سے ذکر کیا گیا۔ اس لفظ کو وہیں استعمال کرتے ہیں۔ جہاں اس کا قائل معتمد نہیں ہوتا۔ اور روایت مستند نہیں ہوتی۔ مندرجہ ذیل کتب کی عبارات ملاحظہ ہوں۔

مروج الذہب:۔

ذُکِرَ اَنَّ اِمْرَاَتَہٗ جُعْدَۃَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ اَلْکِنْدِیْ سَقَتْہُ السَّمَّ وَقَدْ کَانَ مُعَاوِیَۃُ دَسَّ اِلَیْھَا اِنَّكِ اِنِ احْتَلْتِ فِیْ قَتْلِ الْحَسَنِ وَجَّھْتُ اِلَیْكِ بِمِائَۃِ اَلْفِ دِرْھَمٍ وَ زَوَّجْتُكِ مِنْ یَزِیْدَ۔

(مروج الذہب للمسعودی جلد ۲ ص ۴۲۷ ذکر خلافت الحسن بن علی۔ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ: ذکر کیا گیا ہے۔ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی جعدہ بنت الاشعث بن قیس

marfat.com
Marfat.com

الکندی نے امام موصوف کو زہر دیا۔ اس پر اسے امیر معاویہ نے برانگیختہ کیا تھا۔ اور کہا تھا۔ اگر تو امام حسن کے قتل کا کوئی حیلہ کرے۔ تو ایک لاکھ درہم انعام کے علاوہ یزید سے تیری شادی بھی کر دوں گا۔

"مروج الذہب" کے حوالہ کو دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا۔ کہ اگر اس کتاب کے مصنف کے پاس کوئی باوثوق روایت ہوتی۔ تو اس کو کھل کر اور راوی کا نام لے کر ذکر کر دیتا۔ کیونکہ اس سے ان کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ "ذُکِسَ" سے سہارا پکڑا گیا۔ سب سے پہلا شیعی مورخ یہی مسعودی ہے۔ کہ جس نے امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کو بذریعہ زہر بیان کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس کو بھی کوئی ایسی روایت نہ مل سکی۔ جس پر اس کو خود بھی اعتماد ہوتا۔ اور دوسرے بھی اعتماد کرتے۔ اس کے علاوہ اہل تشیع کی ایک اور معتبر کتاب میں امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے معاملہ میں متضاد روایتیں موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

روضۃ الصفاء

۱۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن کی زوجہ جعدہ کو زہر آلود رومال دیا۔ اور ہدایت کی۔ کہ ان سے ہم بستری کے بعد اس رومال کو ان کی شرمگاہ پر مل دیا جائے۔ جعدہ نے ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ اور اس سے امام حسن کی موت واقع ہو گئی۔

۲۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر کا پیالہ پلا کر شہید کرا دیا گیا۔

۳۔ ایک گروہ کا خیال ہے۔ کہ امام حسن کو ایک بیماری نے آ لیا تھا۔ چالیس دن اس کی پیٹ میں رہ کر فوت ہو گئے۔

(تاریخ روضۃ الصفاء جلد ۳ ص ۱۴۰
ذکر وفات امام حسن رضی اللہ عنہ۔
مطبوعہ لکھنؤ، مطبوعہ قدیم)

marfat.com
Marfat.com

لہذا ہم یہ کہیں گے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ الزام لگانا کہ انہوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوا کر مروایا تھا۔ ایک بہت بڑا الزام ہے۔ جس کے لیے طعنہ گر نے والوں کو کوئی معتبر حوالہ و روایت نہ مل سکی۔

جواب سوم

کتب شیعہ کہتی ہیں۔ کہ امام حسن اور امیر معاویہ (رضی اللہ عنہما) کے درمیان خوشگوار تعلقات تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے باہم خوشگوار تعلقات تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ سے کیے گئے تمام وعدہ جات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پورے کیے۔ اُن میں کسی وقت بھی دھوکہ نہ دیا گیا۔ جس کی بنا پر کشیدگی کا ماحول پیدا ہوتا۔ ملاحظہ ہو۔

الاخبار الطوال:

لَمْ يَرَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ طُوْلَ حَيَاةِ مُعَاوِيَةَ سُوْءًا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَلَا مَكْرُوْهًا وَلَا قَطَعَ عَنْهُمَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ شَرَطَ لَهُمَا وَلَا تَغَيَّرَ لَهُمَا عَنْ بِرٍّ۔

(الاخبار الطوال ص ۲۲۵ / بیان معاویۃ وعمرو بن العاص مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:۔

حضرت امیر معاویہ کی زندگی بھر حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے کوئی

marfat.com
Marfat.com

برائی اپنے بارے میں نہ پائی۔ اور نہ ہی انہیں امیر معاویہ کی طرف سے کسی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور نہ ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں میں سے کسی وعدہ کو توڑا۔ اور ان سے کسی بہتری اور بھلائی کو کبھی روکا۔

نوٹ :۔

یاد رہے۔ کہ اہل تشیع اپنی دیرینہ عادت کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مابین مخاصمت و اختلاف کو ثابت کرنے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ اور کرتے رہے ہیں۔ اس طعن سے ملتا جلتا اعتراض کئی مرتبہ کیا گیا۔ دیکھئے تاکہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چھ ماہ خلافت کرنے کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اور آپ نے امیر معاویہ کی بیعت بھی کر لی۔ تو اس بات کا شیعوں کو شدید صدمہ ہوا۔ جیسا کہ ان کی کتاب "رجال کشی" میں موجود ہے۔ لہذا انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی شرارت کا جب علم ہوا۔ تو انہوں نے امام موصوف کو خط لکھا۔ جس کا تذکرہ خود انہی کی کتاب میں یوں مذکور ہے۔

مقتل ابی مخنف :۔

عربی عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ کہ مجھے آپ کی طرف سے چند ایسی باتیں سننے میں آئی ہیں۔ جنہیں میں سچا نہیں سمجھتا۔ لیکن پھر بھی وضاحت کے لیے تکلیف دے رہا ہوں۔ آپ ان کے بارے میں فرمائیں۔ کہ کیا حقیقت حال ہے؟ حضرت امام پاک نے اس کا یہ جواب تحریر فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

كَتَبَ الْحُسَيْنُ كِتَابًا يَقُوْلُ فِيْهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ وَفَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ وَمَعَاذَ اللهِ اَنْ اَنْقُضَ عَهْدًا عَهِدَهٗ اِلَيْكَ اَخِي الْحَسَنُ۔

(مقتل ابی مخنف ص ۷ / مقدمہ مطبوعہ نجف اشرف طبع جدید)

ترجمہ:۔
امام حسین رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ کو ایک خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امابعد۔ مجھے تمہارا رقعہ ملا۔ اور جو کچھ آپ نے لکھا میں اسے بخوبی سمجھ گیا۔ اللہ کی پناہ! میرے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ نے جو آپ کے ساتھ عہد و پیمان کیے تھے۔ ان کو توڑنے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

جب یہ خط حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملا۔ تو آپ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ کیا۔ اور نہ ہی ان دونوں بھائیوں کے وظیفہ جات میں کوئی کمی کی۔ بلکہ بدستور اسی طرح جاری رہا جس طرح پہلے تھا۔ یہ وظیفہ کتنا تھا۔ سنیئے۔

مقتل ابی مخنف:۔

وَكَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَلْفَ اَلْفِ دِيْنَارٍ سِوَى الْهَدَايَا مِنْ كُلِّ صِنْفٍ۔
(مقتل ابی مخنف ص ۷ مقدمہ)

ترجمہ:۔
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سالانہ دس لاکھ دینار

marfat.com
Marfat.com

بطور وظیفہ بھیجا کرتے تھے۔ یہ وظیفہ تحائف اور دیگر اقسام کے ہدیہ جات کے علاوہ تھا۔

ان حوالہ جات کو پیش نظر رکھ کر کوئی بھی ذی ہوش یہ نتیجہ نہیں نکالے گا۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین کے درمیان بغض و عداوت تھی۔ ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ بلکہ اس سے صاف ظاہر کہ ان حضرات کا باہم کتنا پیار تھا۔ اور ایک دوسرے پر کس قدر اعتماد تھا۔ ایسے دوستوں کے بارے میں کیا کوئی یہ سوچ سکتا ہے۔ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن ایسے دوست اور محب کو زہر دلوایا ہوگا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ زہر پلوانے کا واقعہ اہل تشیع کا خانہ ساختہ واقعہ ہے۔ جس سے اس کی اصلیت نظر آتی ہے۔ ورنہ حقیقت میں اس قسم کا واقعہ ان سے متوقع ہی نہیں ہے۔

جواب چہارم

اسلامی تاریخ کی قابلِ اعتبار کتب میں مذکور طعن کی صریح تردید موجود ہے

ہم نے مذکورہ طعن کے جو جوابات ذکر کیے۔ اگرچہ ایک منصف مزاج قاری کے لیے وہ کافی ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم نے مزید اطمینان کے لیے کتب تاریخ سے اس کی صاف صاف تردید ذکر کرنے کو ترجیح دی۔ متعدد کتب میں اس طعن کی تردید کے علاوہ یہ بھی مذکور ہے۔ کہ یہ طعن اہل تشیع کا من گھڑت طعن ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

تاریخ ابن خلدون:۔

وَمَا يُنْقَلُ اِنَّ مُعَاوِيَةَ دَسَّ اِلَيْهِ السَّمَّ مَعَ زَوْجَتِهِ جَعْدَةَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ فَهُوَ مِنْ اَحَادِيْثِ

marfat.com

Marfat.com

الشِّیْعَۃِ وَحَاشَا لِمُعَاوِیَۃَ مِنْ ذٰلِکَ ۔

(تاریخ ابن خلدون / جلد دوم ص ۱۸۲)

ترجمہ:۔

اور جو یہ بات نقل کی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی کے ذریعہ زہر دلوانے کی کوشش کی۔ امام حسن کی بیوی جعدۃ بنت الاشعث ہے۔ یہ بات کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ اہل تشیع کی گھڑی ہوئی بات ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی قسم کی بات سوچنا اللہ اس سے پناہ دے۔ وہ اس سے بری ہیں۔

البدایۃ والنہایۃ:۔

وَعِنْدِیْ اَنَّ ھٰذَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَعَدَمُ صِحَّتِہٖ عَنْ اَبِیْہِ مُعَاوِیَۃَ بِطَرِیْقِ الْاَوْلٰی وَالْاُخْرٰی ۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۴۳ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔

میرے نزدیک یہ بات کہ یزید نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر مروایا۔ بالکل غلط ہے۔ یونہی یہ بات یزید کے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ بطریق اولیٰ غلط ہے۔

ان دو عدد حوالہ جات سے اس امر کی مکمل بیخ کنی کر دی گئی۔ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا ان کے بیٹے یزید نے زہر دلوا کر مروایا تھا۔ اس امر کا اہل تشیع

marfat.com
Marfat.com

کی پشت پناہی حاصل ہے۔ انہوں نے ہی اپنے مخصوص عقائد کے پیش نظر بات گھڑی۔ اور خود ہی اس کی تشہیر کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور کر رہے ہیں۔ لہٰذا نقل و عقل کے معیار پر پرکھا جانے کے بعد اس طعن کی حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی۔

جواب پنجم

حضرات حسنین کریمین "زہر دینے والے" کو نہیں جانتے تھے۔ اہل تشیع کو کس نے بتا دیا۔؟

زہر دینے اور اس سے مرنے کا واقعہ جس شخصیت کے ساتھ رونما ہوا۔ ان سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے۔ کہ زہر دینے والا کون تھا۔ یا پھر اس زہر خوردہ کے قریبی رشتہ داروں کو کچھ علم ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نے فریقین کی متعدد کتب کی چھان بین کی۔ تاکہ کہیں سے کوئی ایسا استشہاد مل جائے۔ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے خود زہر دہندہ کی نشاندہی کی ہو۔ یا ان کے چھوٹے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کبھی اس کا تذکرہ کیا ہو۔ کہیں بھی ایسی صراحت نہ مل سکی۔ اگر بالتصریح پتہ چلا۔ تو وہ یہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ بھائی جان! آپ بتائیں کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے؟ جواباً امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تم اس سے جنگ کرو گے؟ امام حسین کہنے لگے۔ ہاں ضرور جنگ کروں گا۔ تو اس پر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر وہ ہے۔ کہ جس پر میرا گمان ہے۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ بدلہ لے گا۔ وہ قادر قیوم ہے۔ اور اگر وہ نہیں۔ تو پھر کسی بے گناہ کو سزا دلوانے کے لیے میں قطعاً تیار نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بحار الانوار:۔

ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ يَجُوْدُ
بِنَفْسِهِ وَالْحُسَيْنُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ يَا
اَخِیْ مَنْ تَتَّهِمُ قَالَ لِمَ؟ لِتَقْتُلَهٗ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اِنْ يَكُنِ الَّذِیْ اَظُنُّ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ بَاْسًا
وَاَشَدُّ تَنْكِيْلًا وَاِلَّا يَكُنْ فَمَا اُحِبُّ اَنْ
يُّقْتَلَ بِیْ بَرِیْءٌ ثُمَّ قَضٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(بحار الانوار تصنیف ملا باقر مجلسی جلد نمبر ۴۴
ص ۱۴۸ احیات السبطین الخ۔ مطبوعہ
تہران طبع جدید)

ترجمہ:۔
عمرو بن اسحاق (راوی) کہتا ہے۔ کہ میں اگلے دن پھر امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا۔ اس وقت ان پر جان کنی کا وقت آیا چاہتا تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اس وقت ان کے سرہانے بیٹھے تھے۔ تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا بھائی! کس نے آپ کو زہر دیا ہے۔ آپ کو کس پر شبہ ہے؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیوں پوچھنا چاہتے ہو؟ کیا اس سے لڑائی کرو گے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ہاں ضرور لڑوں گا۔ فرمایا۔ اگر وہی ہے۔ جو میرے خیال و گمان میں ہے۔ تو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ وہ ضرور اسے سزا دے گا۔ اور اگر وہ نہیں۔ تو میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ کہ میری وجہ سے ایک بے قصور آدمی مارا جائے۔ یہ کہہ کر امام موصوف اللہ کو پیارے ہو گئے۔

marfat.com
Marfat.com

مروج الذہب :-

فَقَالَ لَقَدْ سُقِيتُ السَّمَّ عِدَّةَ مِرَارٍ فَمَا سُقِيتُ مِثْلَ هٰذِهٖ لَقَدْ لَفَظْتُ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي فَرَأَيْتُنِي أُقَلِّبُهُ بِعُوْدٍ فِي يَدِي فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا أَخِي مَنْ سَقَاكَ قَالَ وَمَا تُرِيدُ بِذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّهُ فَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَهُ فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُؤْخَذَ بِي بَرِيءٌ فَلَمْ يَلْبَثْ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَّا ثَلَاثًا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

(۱۔ مروج الذہب للمسعودی جلد ۲ ص ۴۲۷ ذکر خلافت الحسن الخ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

(۲۔ مناقب آل ابی طالب جلد ۴ ص ۴۲ فصل فی وفاتہ الخ۔ مطبوعہ قم طبع جدید)

(۳۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول ص ۵۸۵ فی شہادتہ علیہ السلام مطبوعہ تبریز طبع جدید)

(۴۔ ناسخ التواریخ حالات امام حسن جلد ۲ ص ۱۲۶ مطبوعہ تہران طبع جدید)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:۔

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا لیکن اس دفعہ کا زہر شدید ہے۔ میرے جگر کا ٹکڑا کٹ کر باہر نکل گیا ہے۔ تم دیکھ رہے ہو۔ کہ میں اس کو ہاتھ میں پکڑی چھڑی سے الٹ پلٹ کر رہا ہوں۔ اس پر امام حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ زہر کس نے دیا ہے؟ فرمایا۔ پوچھ کر کیا کرو گے؟ اگر وہی ہے جو میرے ظن و گمان میں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ خوب بدلہ لینے والا ہے۔ اور اگر وہ نہیں کوئی دوسرا ہے۔ تو میں یہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک بے قصور آدمی میری وجہ سے پکڑا جائے۔ اس کے بعد آپ تین دن کے اندر اندر خالق حقیقی کو پیارے ہو گئے۔

مذکورہ حوالہ جات سے ہم نے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ الزام لگانا قطعاً بے بنیاد ہے۔ کہ انہوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوا کر مروایا۔ ان حوالہ جات سے اس بات کی صاف صاف تردید ہوتی ہے۔ اور یہاں تک بھی بات سامنے آئی۔ کہ یہ اعتراض خود اہل تشیع کا وضع کیا ہوا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی زہر دینے والے کے بارے میں کچھ ارشاد نہ فرمایا۔ اگرچہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بار ہا اصرار کر کے پوچھنا چاہا۔ لیکن ایک مرتبہ بھی امام حسن نے زہر دینے والے کی نشاندہی نہ کی۔ جب زہر سے شہید ہونے والا بولتا ہی نہیں کہ کس نے دیا تو کسی دوسرے کو اس کا علم کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ جنہوں نے یہ فسانہ تراشا۔ انہوں نے اس فسانہ کا مرکزی کردار بھی خود متعین کر لیا ہو۔ تو کوئی حیران کن بات نہیں۔ ورنہ در حقیقت اس الزام میں کوئی صداقت نہیں۔ بالکل لغو اور بہتان ہے۔ جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لگایا گیا ہے۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

marfat.com
Marfat.com

جواب ششم

مذکور طعن پر تنقید بلیغ

دلائل مذکورہ سے یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہو گئی۔ کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر مروانے کا ذکر کسی قابل اعتبار کتاب میں موجود نہیں ہے۔ اہل تشیع کا خود ساختہ واقعہ ہے۔ اِس کے گھڑنے کی ضرورت انہیں کیوں پیش آئی؟ اس کا کوئی ایک ہی سبب ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کو خلیفہ بنانے کی فکر میں تھے اور چاہتے تھے کہ زندگی میں ہی یہ معاملہ طے ہو جائے۔ لیکن وہ سمجھتے تھے۔ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا انہیں راستہ سے ہٹانے کے لیے ان کی بیوی کے ذریعہ زہر دلوایا گیا۔

لیکن اس سبب زہر کی عقلاً و نقلاً حقیقت دیکھی جائے۔ تو اس کا کوئی وزن نہیں ہے۔ جو ہم متعدد حوالہ جات سے واضح کر چکے۔ عقلاً اس لیے ناقابلِ اعتبار ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امام حسن کی بہ نسبت امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ خطرہ تھا۔ کیونکہ انہیں علم تھا۔ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ درویش منش اور متواضع سیرت انسان ہیں۔ وہ کسی محاذ آرائی کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ مجاہدانہ طبیعت اور صاحب جلال انسان تھے۔ وہ برائی کو دیکھ کر اُسے جوں کا توں دیکھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی اس سیرت کے بہت سے شواہد کتب اہل تشیع میں بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اہل تشیع امام حسن اور ان کی اولاد کی بہ نسبت امام حسین اور ان کی اولاد کو امامت کا حق دار سمجھتے ہیں۔ بہر حال اس کی تفصیل

marfat.com
Marfat.com

کسی دوسرے مقام پر انشاء اللہ آئے گی۔

لہٰذا ثابت ہوا۔ کہ اصل خطرہ تو امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی فکر کرنی چاہیے تھی اور یزید کی ولی عہدی کے پیش نظر امام حسین رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر یا کسی اور طریقہ سے راستہ ہموار کرنا چاہیے تھا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ تو امن و امان اور حفاظت سے زندہ رہے۔ لیکن امام حسن رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ ابھی یزید کی تخت نشینی نہ ہوئی تھی۔ آخر یہ زہر دینے والا امام حسن رضی اللہ عنہ کا دوست تو ہو نہیں سکتا۔ کوئی دشمن ہی ہوگا جس نے خود دیا۔ یا کسی کے ذریعہ دلوایا۔ آیئے ذرا دیکھیں۔ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے عداوت کس کو تھی۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ خلافت کرنے کے بعد جب حضرت امیر معاویہ کے حق میں دستبرداری کر لی۔ اور ان کی بیعت بھی کر لی۔ تو شیعہ لوگ ان کی جان کے دشمن ہو گئے۔ انہوں نے امام موصوف کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ ان کو ستانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

حتیٰ کہ شہید تک کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ان باتوں کا ثبوت خود ان کی کتابیں پیش کر رہی ہیں۔

٭ ٭ ٭

٭

marfat.com

Marfat.com

WWW.SUNNILIBRARY.COM

دفاع صحابہ و رد رافضیت

علماء اہل سنت کی تحقیقی کتب

فری ڈاؤن لوڈ

آن لائین پڑھیں۔